منت کرو عنایت ایک قطرہ بس عسل کا
خدمت میں اب رہے نہ موقع کوئی کسل کا

ساقی ہمارے آقا تم خلد کے شہد ہو
تسبیح تمہاری جپنا نعم الغذاء عقل کا

اپنے میں گن کہ آقا ہردم کرو حفاظت
موضع نہیں رہے گا کوئی خوف اور وجل کا

خاکی تمہارا بندہ خاک شفاء لگاؤں
آنکھوں میں اپنے اب کیوں کوئی کام ہے کحل کا

گل روئے شاہ دیں میں ہے تازگی ازل کی

مرجھائے یہ نہیں کب جیسا ہے حال گل کا

سینۂ شاہ دیں ہے ہر علم کا خزانہ

وارث ہے یہ حقیقی مولی علی کے سل کا

داتار ہے ، سخی ہے ، برہان دین مولی

بخشے جواب مولی مؤمن کے ہر اہل کا

یہ شکل شاہ دیں میں اشکال پنجتن ہے

کوئی لا کے تو بتائے مولی کے ہم شکل کا

مشکل میں گر پکاروں مولی تو ہو کفایت

کیا خوب ہے یہ رشتہ مولی سے میرے دل کا

یہ دست بستہ کرکے مولی عرض گذاروں

تھامو تمہیں ہو حافظ یہ دین کے شمل کا

اخلاص کی بناء پر مولی کی مدح کہنا

محتاج ہم نہیں ہیں شاعر کے کوئی کل کا

صادق ہے ایک ادنی خادم نظر کا طالب

یہ آج کا ذخیرہ اور لامراء ہے کل کا

باقی رہو اے مولی بندہ کی یہ دعا ہے

ذمہ تیری بقا سے مولی بقا ہے کل کا

آل نبی پہ ہردم صلوات داوری ہے

وعلی ابن سیف دین

وعلی حفید سیف ، ہے واو یہ وصل کا